السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غیر معتکف کے لئے مسجد حرام میں کسی ایسی جگہ کا متعین کرلینا کیسا ہے جہاں رمضان المبارک کے پورے مہینے نماز پڑھے، ساتھ ہی ساتھ وہ حرم کے ستون کے پاس بستر و تکیہ وغیرہ بھی رکھے رہتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسجد حرام بھی دوسری مساجد کی طرح ہے کہ جگہ اسی کی ہے جو پہنچے۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ مسجد سے باہر رہ کر اپنے لیے مسجد میں کئی جگہ خاص کرلے البتہ اگر وہ مسجد ہی میں ہے لیکن شور و شرابے کے خوف سے لوگوں سے دور ہٹ کر کسی کشادہ جگہ بیٹھا ہے کہ جب جماعت کا وقت قریب ہوگا تو اپنی متعینہ جگہ پر آجائے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اسے اجازت ہے کہ مسجد میں جہاں چاہے بیٹھے۔

لیکن اگر یہ فرض کریں کہ اس نے کوئی چیز رکھ لی (ایک جگہ پر قبضہ جمالیا) پھر ایک کشادہ جگہ میں جاکر نماز پڑھنے لگے۔ اس دوران صف بندی شروع ہوگئی تو اس پر واجب کہ یا تو اپنی پہلی جگہ چلا جائے یا اس کشادہ جگہ پر ٹھہرا رہے کیونکہ اگر صف بندی کے دوران وہ اپنی جگہ پر باقی رہ گیا تو اس نے مسجد میں اپنے لیے جو جگہیں بنالیں۔ حالانکہ مسجد میں صرف ایک ہی جگہ کا حقدار ہے۔

اور مسجد میں کسی ایک ہی جگہ کا خاص کرلینا کہ نماز صرف اسی جگہ پڑھے گا، یہ ممنوع ہے بلکہ آدمی کو چاہیئے کہ جہاں بھی جگہ مل جائے وہیں نماز پڑھ لے۔

[فتاوی مکیہ]

صفحہ20

محدث فتویٰ